رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۵

اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ... عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان — یوم سہ شنبہ

| جلد ۳۱ | ۱۶ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۱۱ ماہ صفر ۱۳۶۲ ھ | ۱۶ فروری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۰ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق سوا گیارہ بجے دن کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور آج سندھ تشریف لیجا رہے ہیں۔ احباب حضور کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

پرسوں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے میٹرک کے امتحان میں شریک ہونے والے طلباء کو شرف ملاقات و مصافحہ بخشا۔ اور دعا کی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۰ صفر ۱۳۶۲ھ

## قابلِ اعتراض اور پبلک کے لئے ضرر رساں اخبار نویسی

اخبار نویس کی ذمہ واریاں بہت زیادہ، بہت نازک اور اہم ہیں۔ قوم کے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنا اور برے اخلاق سے محفوظ رکھنے کے سامان مہیا کرنا اس کا اولین فرض ہے۔ ایسے صحیح رنگ میں افراد قوم کی تربیت اور تعلیم کو ہر وقت پیش نظر رکھنا۔ کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کر سکیں اور تنزل کی راہوں سے ان کو بچانے کی کوشش کرتے رہنا اخبار نویس کی ذمہ واریوں میں سے ایک اہم ذمہ واری ہے۔ اور کسی ذاتی نفع اور مالی فائدہ کے لئے جو اخبار نویس اپنے ان فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیتا ہے۔ وہ بہت بڑی غلطی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اس کے اس فعل سے قوم و ملک کے اخلاق کو جو نقصان پہنچے۔ اس کے گناہ سے وہ بچ نہیں سکتا۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستان کے بعض اخبار اخبار نویسی کی نہایت افسوسناک مثال قائم کر رہے ہیں۔ اور نہایت بے احتیاطی کے ساتھ اخبار مرتب کرتے ہیں۔

آج کل اخبارات میں جس قسم کے اشتہار شائع ہوتے ہیں۔ اخباربین احباب خوب جانتے ہیں۔ کہ ان میں سے اکثر نہایت فحش ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اخلاقی کمزوریوں کے بارہ میں موصول شدہ خبروں کو ایسی عریانی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ جو یقینی طور پر نوجوانوں کے اخلاق کے لئے بالخصوص ضرر رساں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اس مقدمہ کی روئداد کو پیش کیا جا سکتا ہے جو ان دنوں لاہور کے ایک مشہور مندر کے مہنت کے خلاف ایک ہندو آرگنائزیشن کی طرف سے چل رہا ہے۔ مدعی کا مقصد اس مہنت کو اس مذہبی منصب کا نااہل ثابت کر کے گدی سے محروم کرنا ہے۔ اور اسے بداخلاق، بدچلن اور بدقماش ثابت کرنے کے لئے شہادات اور گواہ پیش ہو رہے ہیں۔ جو مہنت مذکور کے چال چلن پر نہایت گھناؤنے الزام لگاتے ہیں۔ ہمیں اس سے تو کوئی بحث نہیں۔ لیکن ہندو اخبارات ان الزامات کی تشہیر جس رنگ میں کرتے ہیں۔ وہ ہمارے نزدیک بلکہ ہر اس شخص کے نزدیک جو اخلاق کی بھی کوئی قیمت سمجھتا ہے۔ بے حد قابل اعتراض ہے۔ مہنت مذکور کی بے راہ روی اور بدچلنی کے واقعات کو بڑے بڑے جلی عنوان دے کر نہایت عریانی کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ ہندو اخبار اس کارروائی کی اشاعت میں پیش پیش ہیں۔ لیکن افسوس کہ بعض مسلم اخبار بھی اس بارہ میں احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ ایسے اخبار نویسوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے رنگ میں ان واقعات کو اشاعت دینا اخلاقی لحاظ سے کتنا مضر اور نقصان رساں ہے۔ اخبار کی اشاعت تو ہر طبقہ تک ہونی چاہیئے۔ کہ بوڑھوں، نوجوانوں، مردوں، عورتوں اور بچوں بچیوں کو یکساں طور پر اس سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ میسر آ سکے۔ لیکن جب اخبار کی ترتیب میں اس قسم کی بے احتیاطی کی جا رہی ہو۔ اس میں دوسرے مضامین خواہ کس قدر قیمتی اور پُر از معلومات کیوں نہ ہوں۔ ان سے ایک محدود طبقہ ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور اس طرح ایسے اخباروں کی نفع رسانی کا دائرہ بہت محدود رہ جاتا ہے۔

اس قسم کی غیر محتاط اخبار نویسی نے پبلک کے ایک طبقہ کے مذاق کو بھی بہت حد تک خراب کر دیا ہے اور وہ ایسے فواحش سے بھرا اخبار کو اپ ٹو ڈیٹ ہی نہیں سمجھتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اپنے مقدس امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں الفضل اس بارہ میں بے حد احتیاط سے کام لیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اسے مالی نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہم اخلاق کے مقابلہ میں مالی خسارہ کی کوئی حقیقت ہی نہیں سمجھتے۔ اور ملکی اخلاق کے تحفظ کا تقاضا ہے کہ دوسرے اخباروں کو بھی اس معاملہ میں احتیاط پر مجبور کیا جائے۔ جس کے لئے رائے عامہ کو بیدار کرنا بہت ضروری ہے۔ اور دراصل رائے عامہ کی بیداری ہی اس ان سطور کی غرض و غایت ہے۔ ہمارے احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کام کو خدمت خلق کے پیش نظر اختیار کریں۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں اس خرابی کا احساس پیدا کریں۔ ہندو اخبارات کا مطالعہ کرنے والے احباب خوب جانتے ہیں کہ ان کے صفحات اپنی قوم کے نوجوان طبقہ کی بے راہ روی، بے جا آزادی، فیشن پرستی اور مغربیت کی رو میں بہنے کی شکایات اور اس کے خلاف احتجاج سے بھرے پڑے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ شاید اس بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ اس کی ذمہ واری بہت حد تک خود ان کی اس قسم کی عریاں اخبار نویسی پر ہے۔

## اخبار ٹائمز میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایک تقریر پر لارڈ سائمن کا تبصرہ

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۱۱ جون ۱۹۴۰ء کو شملہ سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی تھی جس میں فرمایا تھا۔ کہ آج اٹلی نے انگلینڈ اور فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ جب جرمنی نے اتحادیوں کے خلاف آغاز جنگ کیا تھا۔ تو خیال تھا۔ کہ اٹلی بھی ساتھ دے گا۔ مگر کسی مصلحت سے اس نے شرکت کو ملتوی رکھا۔ اور اب غالباً جرمنی کے دباؤ کی وجہ سے شریک جنگ ہو گیا ہے۔ کیونکہ بظاہر اس جنگ میں شرکت سے اس کو فائدہ کے بجائے نقصان ہی ہے۔ جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ ہو۔ اٹلی کی بربادی یقینی ہے اگر جیسا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے اتحادیوں کی فتح ہوئی۔ تو نتیجہ ظاہر ہے۔ اور اگر شکست ہو گئی۔ تو جرمنی کی طاقت اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ اٹلی کی حیثیت ایک باجگزار ریاست سے زیادہ نہ ہوگی۔ اٹلی کے اندرونی و بیرونی حالات ایسے ہیں۔ کہ وہ دیر تک مصائب جنگ برداشت نہیں کر سکے گا۔ اور اٹلی کی طاقت کا پول بہت جلد کھل جائے گا۔ اور اطالوی مسولینی کے نام پر برکت مانگنے کی بجائے اس پر لعنتیں کریں گے۔ میں پورا یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ تاریکی کی ان طاقتوں کو برباد کر دے گا تھوڑا عرصہ صبر کرو۔ اور ہمتیں بلند کرتے ہوئے خدا پر بھروسہ رکھو کہ تاریکی کی انتہا پر ہی صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے ۱۳ فروری کو الفضل کے نام ایک تار میں لکھا ہے۔ کہ اخبار "ٹائمز" نے میرے اس خط کو جو کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مندرجہ بالا براڈ کاسٹ تقریر پر مشتمل تھا۔ شائع کیا ہے۔ اور لارڈ سائمن نے اس تقریر کے متعلق "ٹائمز" میں موجودہ حالات کی روشنی میں لکھا ہے۔ کہ چوہدری صاحب کے یہ پُر اطمینان اور پُر وثوق الفاظ انتہائی دلچسپی کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔ کیونکہ یہ ایسے وقت کہے گئے تھے۔ جبکہ حالات واقعہ میں ان لوگوں کے لئے جو چوہدری صاحب جیسا حوصلہ اور دور اندیشی نہیں رکھتے۔ تاریک اور نازک تھا۔

## "الفضل" کے سائز میں عارضی تبدیلی

کاغذ کی شدید قلت کے علاوہ ان دنوں ایک دقت یہ بھی پیش آ رہی ہے۔ کہ عام طور پر مطلوبہ سائز کا کاغذ نہیں ملتا۔ لہٰذا اس مجبوری کے پیش نظر جس سائز کا کاغذ ملے۔ لینا پڑتا ہے۔ "الفضل" اس وقت تک ۲۰×۲۶ سائز پر چھپتا رہا ہے۔ لیکن اس وقت چونکہ ہمارے پاس اس سائز کا کاغذ نہیں اس لئے مجبوراً ہم ۲۵×۱۱ سائز پر شائع کر رہے ہیں۔ یہ صورت عارضی ہوگی ۲۰×۲۶ سائز کا کاغذ ملنے پر وہی سائز بحال کر دیا جائے گا۔

چونکہ احباب عام طور پر الفضل کے فائلوں کو مجلد کروا کر محفوظ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت میں ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر ۲۹×۲۲ سائز کے پرچوں کو ان کے بیرونی حاشیوں کو کٹوا کر پرانے سائز کے پرچوں کے ساتھ لگا لیا جائے۔ تو فائل بغیر کسی دقت کے مجلد ہو سکے گا۔ اگر معمولی سا فرق رہ جائے۔ تو وہ نظر انداز کرنے کے قابل ہوگا۔

ہم احباب کی خدمت میں یہ بھی عرض کئے دیتے ہیں کہ یہ چونکہ پہلے سائز سے بڑا سائز ہے اس لئے مضامین کے لحاظ سے اس کے چار صفحوں میں قریباً اتنا ہی مواد آ جائیگا۔ جو دوسرے سائز کے چھ صفحوں میں آتا تھا۔

# تاریخ سلسلہ سے تعلق رکھنے والے اوراق پارینہ کا مطالعہ

عنوان بالا کے ماتحت رسالہ "اشاعت السنہ" اور اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی کے بیس اقتباس شائع کئے جا چکے ہیں۔ اسی ضمن میں دو اقتباس اشاعت السنہ سے اور دیئے جاتے ہیں۔ عام طور پر احباب کو یہی علم ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے "براہین احمدیہ" پر ہی ریویو لکھا تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی پر معارف تالیف "سرمہ چشم آریہ" شائع ہوئی۔ تو مولوی صاحب موصوف نے اس پر بھی شاندار ریویو لکھا تھا۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۲۱)

یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے۔ جو بغرض تحریر ریویو مصنف عالی ہمت نے ہمارے پاس بھجوائی ہے۔ اس میں جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے۔ جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تھا۔ اس مباحثہ میں جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اس کی تعلیمات و عقائد (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے۔ ہم بجائے تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب بہ نقل اصل عبارت ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں وہ مطالب بحکم "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" خود شہادت دیں گے۔ کہ وہ کتاب کیسی ہے۔ اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہنے دیں گے۔ مصنف با جز نے مباحثہ سے پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے۔ اس مقدمہ میں بصفحہ ۱۳ کتاب فرمایا۔

(۲۲)

اس کے بعد قریباً ۱۲ صفحات میں "سرمہ چشم آریہ" کے چند اقتباس دیئے ہیں۔ اور ان کے بعد لکھا ہے کہ صفحہ ۱۹ سے۔۔۔ ۳تک آریہ کے اصول و اعتقادات اور وید کی تعلیمات کے صحیح نہ ہونے پر بحث کی ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے۔ جو صاحب ان مباحث سے حظ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ اصل کتاب بقیمت ۱۲/ جناب مصنف سے جو قادیان ضلع گورداسپور میں مقیم ہیں طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ اور حمیت و حمائت اسلام تو اس میں ہے۔ کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس دس بیس بیس نسخے خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے۔ اس میں ایک فائدہ تو یہ ہے۔ کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائے گی۔ اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں وہ کرتے ہیں روک ہوگی۔ دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب (سراج منیر وغیرہ) کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی۔ ہم نے سنا ہے کہ اس وقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التوا میں ہے۔ اور اس کے مصارف طبع کے لئے امداد اور قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے۔ یہ بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال افسوس ہے۔ کہ ایک شخص اسلام کی حمائت میں تمام جہان کے اہل مذہب سے مقابلہ کے لئے وقف اور فدا ہو رہا ہے۔ پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے۔ شائد ان خام خیالوں کو یہ خیال ہوگا۔ کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائداد جس کو انہوں نے مخالفین اسلام کے مقابلہ پر انعام دینے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ فروخت کر کے صرف کر لیں تو پیچھے وہ ان کی مالی مدد دیں گے۔ ان کا واقعی یہی خیال ہے تو ان کا حال اور بھی افسوس کے لائق ہے۔ اور اس افسوس پر بھی ان کا یہی حال رہا۔ اور انہوں نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" کو ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر مصارف طبع سراج منیر کے لئے روپیہ مہیا نہ کر دیا۔ تو ہم کو ان کے حال پر آنسو بہانا پڑے گا۔ اے خدا تو ایسا نہ کر مسلمانوں کو دل، ہمت و سماحت و ہمدردی عطا فرما۔ آمین ثم آمین

(رسالہ اشاعت السنہ جلد ۹ نمبر ۵-۶ صفحہ ۱۴۵ تا صفحہ ۱۵۱)

# سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں شامل ہونے کا نادر موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید سال نہم کے چندے کے ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کے متعلق اپنا اسوۂ پاک احباب کے پیش فرما چکے ہیں۔ تا دوست ۳۱ مارچ تک ادا کر کے سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں شامل ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں بہت سے احباب اپنے وعدے سو فیصدی مرکز میں داخل کر رہے ہیں۔ جن کی فہرست آئندہ کسی پرچہ میں شائع ہوگی۔ مگر بعض خصوصیات رکھنے والے احباب کی ادائیگی کی اطلاع شائع کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی اللہ عمرہا نے اپنا سال نہم کا وعدہ ۳۶۵ روپیہ جنوری میں ہی ادا فرما دیا۔ اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے سال نہم کا خطبہ سننے کے بعد پہلا کام یہ کیا۔ کہ حضور کی خدمت میں اپنی موعودہ رقم ۳۳۰ کا چک پیش فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۲) چودہری غلام حسن صاحب سفید پوش محلہ دار الفضل نے سال نہم کا خطبہ سننے سے پہلے ۳۰۰ روپیہ ادا کیا۔ اور خطبہ سننے کے معاً بعد آپ نے ایک سو روپیہ اور پیش حضور کر کے ۴۰۰ روپیہ داخل فرمایا۔ اور ان کے فرزند چوہدری مشتاق احمد صاحب مجاہد تحریک جدید نے اپنا وعدہ مبلغ ۳۵ سے بڑھا کر ۷۰ کیا۔ جو دو ماہ کی آمد کے برابر ہے۔ اور اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے ایک سو روپیہ داخل فرمایا۔ پھر ابتداء جنوری میں چودہری غلام حسن صاحب اپنا سال دہم کا چندہ ۵۰۰ اور اپنی اہلیہ کی طرف سے ۵۰ داخل کرنے کے بعد اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۲۰۰ روپیہ دس سال کا چندہ دیتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

میرا مجاہد لڑکا مجھے توجہ دلاتا رہا۔ کہ مجھے اپنی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی روح کو ثواب پہونچانے کے لئے تحریک جدید کا چندہ دینا چاہیئے۔ لیکن میں نے کوئی توجہ نہ کی آخر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میں نے اپنی طرف سے اہلیہ صاحبہ مرحومہ کا ایک صد روپیہ تحریک جدید میں چندہ دے دیا (جس کا ذکر اوپر ان کے بیٹے کی طرف سے کیا گیا ہے) مجھے خیال آیا۔ کہ میرے لڑکے کو اپنی والدہ مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے اس قدر تڑپ ہے۔ کہ اگر اس کے بس کی بات ہو۔ تو وہ دو تین سو روپیہ دیدے۔ اور مجھے خود اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ بہشت بی بی کے واسطے جو "بہشتی مقبرہ" میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مدفون ہے کوئی چندہ دینے کا خیال نہیں ہے۔ اور میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے اس واسطے میں دو سو روپیہ دس سال کا چندہ تحریک جدید اپنی والدہ مرحومہ بہشت بی بی کی طرف سے ادا کرتا ہوں۔ حضور اس چندہ کو قبول فرما کر میری والدہ مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ گویا چودھری غلام حسن صاحب سفید پوش اس سال میں ۱۲۵۰ روپے چندہ تحریک جدید میں دے چکے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ آپ کے مال و دولت میں برکت دے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے آمین

(۳) بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دار الفضل نے اپنی طرف سے ۳۲۸ روپے اور اپنے مرحوم والدین کی طرف سے دس سال کا چندہ ۱۰/۱۰۵ اور اپنی مرحومہ اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ۱۳/۵۲ کل رقم ۴۸۶/ جنوری میں ہی داخل فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

پس وہ احباب جو تحریک جدید کے چندہ میں شامل رہیں اگر...



## عاجزانہ دعا

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

اے خدا۔ اے میرے رب۔ رب الوریٰ
ظاہری حرفوں میں ہے گو اشتراک
ربنا۔ کرتا ہوں تجھ سے ہی دعا
اپنے گھر جنت میں کر مجھ کو شریک
گرچہ ہوں بیکار۔ پر کردے مجھے
ہو بہشتی مقبرہ میں میری قبر
ربنا۔ رحمت سے بیڑا پار کر

"میں ہوں بیکار اور تو ہے کبریا"
فرق ہے معنوں میں پر بے انتہا
مشترک ہونے کی عزت کو نبھا
اور جدائی کے جہنم سے بچا
"جیسے قالوا کا الف۔ موسیٰ کی یا"
قرب پاؤں مہدئ موعود کا
از برائے حضرت خیر الوریٰ

آمین

نوٹ:۔ ابھی چند روز ہوئے میں سو رہا تھا۔ کہ یکدم نیم خوابی اور نیم بیداری کی سی حالت طاری ہوگئی۔ اور میں نے معلوم کیا۔ کہ میں مصرع بار بار پڑھ رہا ہوں ع میں ہوں بیکار اور تو ہے کبریا ساتھ ہی مجھے خیال آیا۔ کہ بیکار اور کبریا میں بھلا کیا جوڑ ہے؟ اس خیال کا جواب بھی معاً دل میں آگیا۔ یعنی یہ کہ وہی ب۔ ی۔ ک۔ ا۔ ر پانچ حروف ہیں۔ جن سے یہ دونوں لفظ بنے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں لفظ مشترک الحروف ہیں۔ اگرچہ معنوں میں کس قدر بھاری اختلاف ہے۔ ایک ترکیب ان حروف کی انسان کی ادنےٰ ترین حالت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دوسری ترکیب اللہ تعالیٰ کے اعلےٰ ترین مقام کا۔ پھر میں نے اسی نیم خوابیدہ حالت میں سوال کیا کہ واقعی جب میں بے کار بے مصرف اور نالائق ہوں۔ تو ایسے انسان کی نجات اور مغفرت کی کیا امید اور کیا سبیل ہو سکتی ہے؟ اس کے جواب میں فوراً ایک دوسرا مصرع زبان پر بشدت جاری ہو گیا۔ ع "جیسے قالوا کا الف موسیٰ کی یا" (یعنی قالوا کا الف اور موسیٰ کی یا بھی تو بالکل بے کار ہیں بولنے میں نہیں آتے۔ مگر غور کر کے دیکھو تو معلوم ہوگا بغیر ان کے یہ لفظ صحیح لکھے بھی نہیں جا سکتے۔ اور اگر لکھے جائیں تو غلط ہیں۔ پس یہ سچ ہے کہ تو واقعی بیکار اور بے مصرف وجود ہے۔ مگر ہماری بادشاہت میں رحم اور مغفرت کے اظہار کے لئے تیرے جیسوں کی بھی ضرورت ہے۔ جن پر ہم بلا کسی عمل اور کام کے فضل کریں۔ اور نکمے بادشاہی عہدیوں کی طرح ان کی تنخواہیں پوری کیا کریں۔ اور انہیں دوسرے لائق کامی اور محنتی کارکنوں کے ساتھ وابستہ کر کے محض اپنے فضل سے ہی نجات دیں) باقی حصہ نظم کا میں نے اٹھ کر اسی وقت نظم کر دیا۔

**عشرۂ وصیت "۲۰ فروری کو ہر جگہ جلسہ منعقد کر کے وصیت کی تحریک کی جائے"**

محبوب عالم خالد
مہتمم تربیت و اصلاح

# تجرد اور صحت انسانی

ازجناب ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میڈیکل پریکٹشنر لاہور

اسلام تجرد کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی بہت تاکید فرمائی۔ حتیٰ کہ فرمایا۔ جو نکاح نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ موجودہ طبی تحقیقات نے تجرد کو سخت مضر اور صحت انسانی کیلئے نقصان دہ ثابت کیا ہے۔ اور یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ عرصہ دراز تک مجرد رہنے کی وجہ سے دماغی قوت اور جسمانی صحت پر یقینی طور پر برا اثر پڑتا ہے۔ ایک مجرد شخص جو پہلے غیر معمولی طور پر نہایت اعلیٰ دماغی طاقتوں کا مالک ہوتا ہے۔ ایک عرصہ کے تجرد کے بعد ایک خاص عمر پر پہنچ کر (جو کہ مردوں میں عام طور پر ۳۵ سال کے قریب اور عورتوں میں اس سے کچھ کم ہوتی ہے) سخت ضدی۔ ہٹ دھرم اور بداعمال ہو جاتا ہے۔ جوں جوں اس کی عمر بڑھتی جاتی ہے۔ اس کی جسمانی صحت میں بھی فتور آنا شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً بدہضمی اور دیگر امراض معدہ۔ دھڑکن اور دل کی دیواروں کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے دل کے پھیلاؤ جیسی خطرناک امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔ سب سے زیادہ نقص دماغ اور دماغی طاقتوں میں واقعہ ہوتا ہے۔ عام طور پر مردوں میں ۳۰ سال کی عمر میں۔ اور عورتوں میں اس عمر سے کچھ عرصہ پہلے دماغی طاقتیں اپنے کمال پر ہوتی ہیں۔ اس عمر میں وہ اپنے خاص مذاق کے کام میں خاص شوق اور دلچسپی کا اظہار کرتا ہے لیکن دیگر امور کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتا۔ اس کے بعد جیسے جیسے اس کی عمر بڑھتی جاتی ہے وہ مجرد انسان خاص طور پر متعصب۔ نکتہ چین۔ اور دوسروں کے اعمال کی غیر ممکن توجیہات کرنے والا سخت عیب جو۔ اور جھگڑالو بن جاتا ہے۔ اس کی دماغی اور جسمانی طاقتیں کمزور ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ مجرد انسان اکثر بدسلیقہ ہو جاتا ہے اور اس میں عام معاملات کے سمجھنے کی طاقت جاتی رہتی ہے وہ سنرود مزاج بن جاتا ہے۔ اس کی طاقت عمل میں کمی واقع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے کے خیالات کے سمجھنے کا مادہ کم ہو جاتا ہے۔ قریب قریب ہر مجرد کے مزاج اور سلوک میں ایسی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ دوسروں کیلئے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے جسمانی طور پر ایسے لوگوں کے بال خشک ہو جاتے ہیں۔ جلد کی چمک مدھم پڑ جاتی ہے اور چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات ایسے نوجوان نظر آتے ہیں۔ جن کا زمانہ طالب علمی نہایت درجہ شاندار ہوتا ہے۔ وہ بڑے دلیر ہوتے ہیں۔ اور انہیں اپنے پر پورا پورا اعتماد ہوتا ہے۔ اور نہایت درجہ چست و چالاک ہوتے ہیں۔ لیکن لگاتار تجرد کے باعث اپنی دماغی قابلیتیں اور جسمانی طاقتیں کھونا شروع کر دیتے ہیں۔

یہ امر اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ ہو سکتا ہے بعض لوگ متاہل نہ ہوں لیکن مجرد بھی نہ ہوں ایسے لوگ حقیقی طور پر مجرد نہیں کہلا سکتے۔ لہٰذا یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک غیر متاہل میں مذکورہ بالا علامات ضرور ہی پائی جائیں۔ مذکورہ بالا علامات کی وجہ مطابق علم ترکیب اجسام حیوانات یہ ہے۔ کہ انسان کے جسم میں کئی ایک غدود ہیں جن کو سائینس Internal Secretory (glands کہتے ہیں Parathyroid

Thyroid glond Pituitary glond Seminol vesicil - Prostrate Testes - Suprarenols Pineal gland.

اور عورتوں میں Ovaries وغیرہ وغیرہ ان کے علاوہ اور چھوٹے چھوٹے غدود بھی ہیں۔ جنہیں خاص خاص کام کرنے پڑتے ہیں۔ یہ غدود خاص قسم کے مادے پیدا کرتی رہتی ہیں۔ جن کو علم طب میں (Hormones) کہتے ہیں۔ یہ مادے جذب ہو کر ہمارے جسموں میں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ ایک غدود کا خاص مادہ (Hormone) دوسرے غدودوں کے خاص مادوں کی پیدائش پر خاص اثر رکھتی ہیں۔ عام صحت کی حالت میں ایک غدود کی Hormones دوسرے غدودوں کی Hormone کی پیدائش میں محد و معاون ہوتی ہیں۔ اور توازن صحت قائم رکھتی ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے مختلف اعضاء اپنے اپنے افعال کو باقاعدہ طور پر سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر کسی ایک غدود کی Hormone اپنی مقررہ مقدار سے کم یا زیادہ مقدار میں پیدا ہونی شروع ہو جائے۔ تو توازن صحت میں فرق آ جاتا ہے جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اعضاء کے افعال میں نقص واقع ہونا شروع ہو جایا کرتا ہے اور ہمارے اعصاب میں بھی جن کی باقاعدگی پر مختلف اعضاء کی باقاعدہ قوت عمل کا انحصار ہے۔ خرابی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی کئی ایک مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً

(Hyper Thyroidisar)

یا

(Dystrophia adiposo Genitalis) وغیرہ وغیرہ

اسی طرح حالت تجرد میں ہوتا ہے۔ بعض غدودوں کے (Hormones) کی کثرت نہ صرف اعصاب پر برا اثر ڈالتی ہے۔ بلکہ عام صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے لگاتار تجرد سے بھی اعصاب پر (جن میں دماغ۔ نخاع وغیرہ شامل ہیں) برا اثر پڑتا ہے Old maids کے متعلق جو کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ وہ وہمی باتیں نہیں بلکہ حقیقی مشاہدات پر مبنی ہیں۔ ان کی تنگ دلی تنگ نظری کا تعصب اور مذہبی جنون کا اصل باعث ان کا تجرد ہی ہے۔

دوسرے جانوروں میں جو کہ قدرتی طور پر زندگی بسر کرتے ہیں یعنے جنسی خواہشات کو اعتدال سے اور حسب موقع پورا کرتے رہتے ہیں بمشکل سے ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں۔ جو کہ مجرد انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔

ہندوؤں میں روحانی ترقیات کے حصول کے لئے "یوگ" پر عمل کرنے کی تلقین ہے۔ ان لوگوں کو عام لوگوں کی صحبت سے دور رہنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ یوگ کا مقصد دماغ اور اعصاب کو قابو میں رکھنا بتایا جاتا ہے۔ اس کے لئے ایسی ریاضات فرض کی گئی ہیں۔ جن سے کہ مختلف اعضاء کے افعال میں فرق نہ آنے پائے

# وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۶۶:۔ میں راجن بی بی بیوہ شاہ محمد مرحوم قوم لوہار پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال ساکن الف ۸۴ ڈاکخانہ حاصلپور ضلع بہاولپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اسوقت مبلغ یکصد روپیہ کی ہے جس کی تفصیل یہ ہے زیور چاندی ۵ تولہ۔ نقد ۹۵ روپے۔ اس وقت آمد وغیرہ کوئی نہیں۔ میں اس جائیداد کا ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد وغیرہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر کوئی اور آمد ہوئی تو اطلاع کرتی رہوں گی۔ العبدۃ:۔ راجن بی بی بیوہ۔

گواہ شد:۔ نواب دین۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد

نمبر ۶۳۶۸:۔ منکہ ظہور احمد ولد چوہدری مہر دین صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ طالبعلمی عمر ۱۸ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بوبک منر احال قادیان دارالبرکات) ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائیداد میں سے ۲۸ کنال زرعی زمین ہے۔ جو ہم چار بھائیوں میں مشترک ہے اس کی موجودہ قیمت اندازاً چودہ سو روپیہ ہے۔ ایک مکان خام موضع بوبک میں ہے۔ جو وہ بھی ہم چار بھائیوں میں مشترک ہے جس کی قیمت ۲۰۰ روپے ہے۔ میں اس تمام جائیداد کے ۱/۴ حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے صرف مبلغ ۵ روپے مجھے اپنے بڑے بھائی کی طرف سے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری آمدنی کا کوئی ذریعہ پیدا ہوگا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت مشتمل ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور قیمت حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دونگا تو یہ رقم میری واجب الاداء رقم سے منہا کر دی جائیگی اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی العبد:۔ بقلم خود ظہور احمد ساکن بوبک حال دارالبرکات قادیان

ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ محمد الدین انور معلم نصرت گرلز سکول قادیان

نمبر ۶۳۶۹:۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ میاں بڈھا صاحب قوم جٹ سندھو عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۳-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۶۰ روپے ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند مذکورہ بالا ہے۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی حقدار انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ کر دوں تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبدۃ:۔ غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ بڈھا خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد شریف ٹیلیفون اپریٹر گورداسپور۔ گواہ شد:۔ مستری احمد الدین پسر موصیہ۔

نمبر ۶۳۷۰:۔ منکہ مرزا افضل بیگ ولد مرزا کریم بیگ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت سپاہی ریٹائرڈ عمر ۵۰ سال بیعت جنوری ۱۸۹۱ء ساکن مالیر کوٹلہ محلہ ملک جدید بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۲-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد غیر منقولہ ایک مکان معہ نشست نگاہ واقع محلہ ملک شہر مالیر کوٹلہ مالیت ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس میں مبلغ دو صد روپیہ میں نے اپنی بیوی کا حق مہر شرعی دینا ہے جو میرے ذمہ واجب ہے۔ باقی مبلغ آٹھ صد روپیہ مالیت

کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو مبلغ ۸۰ روپے بنتے ہیں۔ حتی المقدور میں اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں یہ رقم ادا نہ کر سکا۔ تو اس کا ادا کرنا میرے پسران ورثاد کے ذمہ ہوگا۔ جسقدر رقم اس میں سے داخل خزانہ انجمن کردوں۔ وہ منہا تصور کیا جائیگا۔ اس جائیداد کے علاوہ اب میری آمدنی کوئی نہیں ہے۔ اگر کوئی آمدنی یا جائیداد اس کے علاوہ میں اپنی زندگی میں پیدا کروں اور جسقدر جائیداد میرے مرنے کے بعد موجود ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان لینے کی مجاز ہوگی۔

العبد :۔ فضل بیگ بقلم خود موصی۔
گواہ شد :۔ خیر الدین احمدی سکرٹری مال بالیکر کوٹلہ
گواہ شد :۔ حبیب احمد پسر مرزا فضل بیگ صاحب

**نمبر ۶۳۷۱ :۔** منکہ فضل بی بی بیوہ اور ڈا صاحب قوم گورایا عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن قادیان دار الفتوح بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائیداد اس وقت بصورت زیور بند ۷ تولہ۔ اور ڈنڈیاں ۵ تولہ چاندی کی قیمتی عـ۲۰ روپے ہے۔ اور نوے روپے بصورت نقد میرے بیٹے محمد منیر صاحب نظر ۱۰۲۹۰۲ ہیں۔ میں اس کل رقم جو کہ مبلغ ۱۱۰ روپے نصف جس کے ۵۵ روپے ہوتے ہیں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :۔ فضل بی بی نشان انگوٹھا۔
گواہ شد :۔ عبد الحمید موصی ۳۹۲۷
گواہ شد :۔ اللہ بخش موصی۔ کاتب : محمد منیر فرڈ موصی ۵۰۶۵ پسر موصیہ۔

**نمبر ۶۳۷۵ :۔** منکہ عبد الحمید افرد ولد نفو افرد قوم افرد مسلمان پیشہ ملازمت ٹرز متعلم عمر ۲۵ سال تخمیناً تاریخ بیعت ۶/۴۲ ۱۰ ساکن رام پور بنگال ڈاکخانہ کھیدیر پور ضلع ڈھاکہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں باقرار صالح آج بتاریخ ۸ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ریلوے روڈ لاہور میں بطور متعلم کے ٹرنر کا کام سیکھ رہا ہوں۔ میری موجودہ آمدن گذارہ کے طور پر مبلغ ۲۵ روپے ماہوار بطور وظیفہ کے ہے اس کے علاوہ کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں آمدن کے بشرح صدر ۱/۱۰ حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہرماہ ادا کرتا رہونگا۔ تنخواہ میں ترقی اور تنزل کی صورت میں بھی اسی شرط پر کاربند رہونگا۔ انشاء اللہ۔ مکرر اقرار کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ یا بعد میں از خود پیدا کر سکوں یا کسی ورثہ کی وجہ سے میرے حصہ آئے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کردی ہے۔

العبد :۔ عبد الحمید احمدی موصی بقلم خود
گواہ شد :۔ ڈاکٹر محمد الدین سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ لاہور۔ گواہ شد :۔ خواجہ محمد صدیق لگیج انسپکٹر ریلوے اسٹیشن لاہور۔

**نمبر ۶۳۷۷ :۔** منکہ ہاجرہ بیگم بنت عبد الرحیم درد قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الانوار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ البتہ والد صاحب کی طرف سے مجھے پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر بعد میں کوئی آمد ہوئی یا کوئی جائیداد حاصل ہوئی تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔

الامۃ :۔ ہاجرہ بیگم۔ گواہ شد۔ عبد الرحیم درد
گواہ شد :۔ مرزا ناصر احمد

**نمبر ۶۳۷۸ :۔** منکہ عطیہ بیگم بنت عبد الرحیم درد قوم ارائیں عمر ۱۸ سال تین ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الانوار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ البتہ والد صاحب کی طرف سے مجھے پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر بعد میں کوئی آمد ہوئی۔ یا کوئی جائیداد حاصل ہوئی۔ تو اس کی اطلاع دیتی رہونگی۔

الامۃ : عطیہ بیگم۔ گواہ شد : عبد الرحیم درد
گواہ شد :۔ مرزا ناصر احمد

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**واشنگٹن** ۱۳ فروری۔ صدر روزویلٹ نے آج رات باشندگان امریکہ کے نام تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ ہم شمالی افریقہ میں افواج کو ایک بڑی لڑائی کے واسطے جمع کر رہے ہیں۔ ٹیونس میں جنگ سے ہمارا مقصد دشمن کو سمندر کی طرف دھکیلنا ہے۔ وہاں ہمارے سپاہی اچھی طرح تربیت یافتہ اور بخوبی مسلح ہیں۔ لیکن انہیں پہلی بار طاقتور دشمن سے جنگ کا اتفاق ہؤا ہے۔ ٹیونس میں محوریوں کی سپلائی لائن کو بڑی قیمت پر قائم رکھا جاتا ہے لیکن ہٹلر اس قیمت کو ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ٹیونس میں اتحادیوں کی فتح کا انجام کیا ہوگا۔ کاسا بلانکا کانفرنس میں جو فیصلے ہوئے اس سال کے ختم ہونے سے پہلے دنیا الفاظ میں نہیں۔ عملاً ان اقدامات کو دیکھ لیگی۔ کاسا بلانکا کانفرنس نے بہت سی خبریں پیدا کردیں۔ اور وہ خبریں جرمنوں اطالویوں اور جاپانیوں کے لئے ناخوشگوار ہوں گی۔ ٹیونس میں ہونیوالی جنگ کے بعد یورپ پر دوسرا محاذ قائم کیا جائے گا۔

**چنکنگ** ۱۳ فروری۔ جاپانی فوج کو کمک پہنچ گئی ہے۔ اور اس نے سرحد برما دیونن پر از سر نو حملے شروع کردئے ہیں۔ حملہ آور فوج دو حصوں میں آگے بڑھ رہی ہے۔

**ماسکو** ۱۳ فروری۔ سٹالن گراڈ کے علاقہ از ہنسکی میں دس ہزار جرمنوں کی لاشیں اب بھی بے گور وکفن پڑی ہیں۔ شہر کی صفائی کے لئے جو والنٹیر آئے ہیں۔ انہوں نے یہ لاشیں گنی ہیں۔

**قاہرہ** ۱۳ فروری۔ العالمین اور ٹریپولی کے درمیان ۱۰۷۵ محوری طیارے تباہ ہوگئے یا محوری فوج انہیں فضائی اڈوں میں چھوڑ گئی۔ چھ سو طیارے فضائی معرکوں میں تباہ ہوئے اور آٹھ سو غالباً طیارہ شکن توپوں کی گولہ باری سے تباہ ہوئے۔

**ریوڈی جینیرو** ۱۳ فروری۔ چار روسی جنرل اور ایک امیر البحر برازیل سے طیارہ کے ذریعہ گزرے۔ وہ امریکہ کو جارہے ہیں ان میں سیباسٹپول کی مدافعت کرنے والا امیر البحر بھی شامل ہے

**نئی دہلی** ۱۳ فروری۔ چیف کمشنر دہلی نے اخبار "ہندوستان ٹائمز" پر ایک نوٹس تعمیل کرائی ہے۔ جس کی رو سے اخبار مذکور پر گاندھی جی کے برت کے سلسلے میں سرخیوں کے سائز کے متعلق چند پابندیاں عائد کردی گئیں۔

**کراچی** ۱۳ فروری۔ اب تک چار ہزار سے زیادہ حُر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ جس میں ایک ہزار عورتیں بھی ہیں۔ ۷۰ حُر پھانسی چڑھائے جا چکے ہیں۔ کئی تصادم میں ہلاک ہوئے چھ حُر لیڈر فرار ہیں۔ حُروں کے ۱۵ گاؤں جلا دئے گئے ہیں۔

**نئی دہلی** ۱۳ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر نے بتایا کہ گذشتہ ماہ نومبر کے وسط تک محکمہ پولیس کے ۳۹ آدمیوں کو ہلاک اور ۱۲۶۳ مجروح ہوئے۔ عوام نے ۱۹۲ تھانوں ۲۹۴ سرکاری عمارتوں ۳۱۸ ریلوے سٹیشنوں اور ۹۰۳ تار اور ڈاک کے دفتروں کو یا تو بالکل برباد کردیا۔ یا نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ ۳۰۱ مقامات پر ریل کی پٹڑیوں کو اکھاڑ اگیا۔ ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے تاروں کو کاٹنے کی ۱۱ ہزار ۲۸۵ وارداتیں ہوئیں۔ اور تین مقامات پر فوجی جائیدادوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ فوجوں پر عوام کے حملوں کے باعث ۱۴ فوجی افسران ہلاک اور ۷۰ مجروح ہوئے۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اتنے وسیع پیمانہ پر بغاوت کو دبانے کے سلسلے میں کچھ بے گناہ آدمیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ مگر عملاً ایسا نہیں کیا گیا

**واشنگٹن** ۱۳ فروری۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے براڈکاسٹ تقریر میں اعلان کیا کہ دنیا کو خاطر جمع رکھنی چاہیئے کہ ہم اتنی بھاری قربانیاں اسلئے نہیں کر رہے کہ لاوال اور کوزلنگ جیسے غداروں کو باقی چھوڑ دیا جائیگا۔ کاسا بلانکا میں ہم نے جو فیصلے کئے ہیں۔ وہ کسی خاص علاقے۔ بر اعظم یا سمندر تک محدود نہیں ہیں۔ ہم جاپان کے خلاف ایسا زبردست اقدام کرینگے کہ اسے نہ صرف چین سے نکالدیا جائیگا۔ بلکہ جاپان پر بھی خوفناک حملہ کیا جائیگا۔ اور زبردست حملہ کا پروگرام بنا لیا گیا ہے۔ ٹوکیو پر حملہ کرنے کے بہت سے راستے ہیں۔ اور ہم ان میں سے ایک بھی نظر انداز نہیں کرینگے۔ کیونکہ ہم سب اس بات کا مصمم ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ ایشیا یورپ اور افریقہ سب جگہوں سے وحشیانہ مظالم کا خاتمہ کر کے دم لیں گے۔ اور ہم جاپان کو ختم کر کے رہیں گے۔

**ماسکو** ۱۵ فروری۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسیوں نے روسٹوف پر قبضہ کر لیا ہے۔ شہر میں جو جرمن گیریژن تھی۔ وہ بچ کر نکل بھاگی ہوگی ۲۰ نومبر ۱۹۴۱ء کو جرمنوں نے اسے حاصل کر لیا تھا مگر ایک ہفتہ کے بعد روسیوں نے پھر لے لیا۔ ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء جرمنوں نے پھر لے لیا۔ روسٹوف بہت اہم مقام ہے۔ باکو سے آنے والی تیل کی پائپ لائن یہاں سے گزرتی ہے۔ اور اب روسٹوف تک اس پائپ لائن پر روسیوں کا قبضہ ہے۔ راسٹوف سے ۹۰ میل شمال میں اہم معدنی اور صنعتی شہر وار شیلوف گراڈ پر بھی روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ راسٹوف کے بعد روسی فوجیں اب ٹاگن روگ کی طرف بڑھ سکتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جرمن شاید خارکوف پر بھی مزاحمت نہ کرینگے۔ خبریں آرہی ہیں کہ جرمن فوجوں سے بھری ہوئی گاڑیاں کیف کی طرف جارہی ہیں۔ اس شہر کو قریباً گھیر لیا گیا ہے۔ ایک خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نوووروسسک کو بھی جرمن خالی کر رہے ہیں۔

**لنڈن** ۱۵ فروری۔ برطانی طیاروں نے فرانس کے وسط میں واقع ایک اہم صنعتی شہر ٹوور پر دن کے وقت حملہ کیا۔ یہ اس شہر پر پہلا حملہ تھا۔ یہاں دشمن کے بہت سے ٹھکانوں پر حملہ کیا گیا۔ اس حملہ کے بعد دو طیارے واپس نہ آسکے۔ شنبہ کی رات کو برطانی طیاروں نے جرمن آب دوزوں کے مشہور اڈہ لوریونٹ پر پھر حملہ کیا۔ اور ایک ہزار ٹن وزنی بم گرائے۔ ان حملوں میں ہمارے آٹھ طیارے واپس نہ آسکے۔

**قاہرہ** ۱۵ فروری۔ اتحادی طیارے ٹیونیشیا میں دور دور تک حملے کر رہے ہیں بسلی اور ٹیونس کے مابین دشمن کے بچاس فوج بردار طیاروں پر حملہ کر کے ان میں سے چھ گرائے گئے امریکن طیاروں نے بیزرٹا کی گودیوں پر شنبہ کو دن کے وقت امریکن طیاروں نے حملہ کیا۔ آٹھویں برطانی فوج جنوبی علاقہ میں برابر بڑھ رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن ٹیونیشیا کی لڑائی کے لئے عربوں کو بھی بھرتی کر رہے ہیں۔ بلکہ فرانسیسی فوجوں کو بھی تقریباً لے آئے ہیں۔

**طہران** ۱۵ فروری۔ ایران کے وزیر اعظم نے استعفی دے دیا ہے آپ اگست ۱۹۴۲ء میں مقرر ہوئے تھے۔

**واشنگٹن** ۱۵ فروری۔ امریکن طیاروں نے گوڈال کنار سے ۴۴ میل دور شارٹ لینڈ کے جزیرہ میں دشمن کے سمندری اور ہوائی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ معلوم ہؤا ہے کہ گوڈال کنار کی لڑائی کے آخری دور میں چھ ہزار جاپانی مارے گئے۔ اور ۱۲۷ پکڑے گئے۔ سالومن میں دشمن کے تیس سے پچاس ہزار سپاہی مارے جاچکے ہیں۔

**لنڈن** ۱۵ فروری۔ معلوم ہؤا ہے کہ نازیوں نے ہسپانیہ اور یورپ کے یہودیوں کو فاقوں سے مارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کی تجویز یہ ہے کہ اگلے ماہ تک کوئی ایک بھی یہودی زندہ نہ رہے۔ پولینڈ میں ان کو بے رحمی کے ساتھ ختم کیا جارہا ہے۔ وہاں ایک دن میں چھ ہزار یہودی مارے گئے۔ پہلے صرف وارسا میں ۴ لاکھ یہودی تھے۔ مگر اب ایک بھی نظر نہیں آتا۔



عبد الرحمن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر :۔ رحمت اللہ خان شاکر